رشوت دے کر نوکری حاصل کرنے اور اس کی اجرت کا حکم؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے سرکاری ملازمت 12 لاکھ روپے میں خریدی اور اس کو پتہ نہیں تھا کہ یہ نوکری اس کا حق ہے یا نہیں، کیونکہ ملک میں اس نوکری کے حق دار اور غیر حق دار معلوم نہیں۔ اب اس شخص کے لیے وہ نوکری کرنا شرعاً جائز ہوگا یا نہیں؟ جبکہ وہ اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر کر رہا ہو اور اس سے ملنے والی اجرت حلال ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ملازمت خریدنے سے مراد اگر نوکری حاصل کرنے کے لیے رقم دینا ہے جیسا کہ یہی ظاہر ہے، تو یہ محض اپنا کام نکلوانے کے لیے رقم دینا ہے، ایسی صورت میں اس نوکری کا اہل ہو یا نہ ہو، بہر صورت وہ رقم رشوت ہوگی، اور رشوت کا لین دین شرعاً ناجائز وحرام اور باعثِ لعنت فعل ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے دونوں شخصوں پر لعنت فرمائی ہے۔ لہذا اولاً تو اس طرح رشوت دے کر نوکری حاصل کرنا، ناجائز وگناہ ہے، البتہ اگر کسی نے رشوت دے کر نوکری حاصل کرلی، تو اب اگر وہ نوکری کسی جائز کام کی ہے جس میں کوئی غیر شرعی کام نہیں کرنا پڑتا، تو وہ نوکری اس کے لیے جائز ہوگی اور اس نوکری کو وہ اپنی اہلیت کے مطابق درست انجام دیتا ہے، تو اس سے حاصل ہونے والی اجرت چونکہ ایک جائز کام کے عوض ہوگی، لہذا وہ اجرت حلال ہوگی، اس کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں، لیکن رشوت دینے کا گناہ بہر حال اس پر ہوگا جس سے ایسے شخص کو توبہ کرنا ضروری ہوگا۔

نوٹ: اگر ملازمت خریدنے سے مراد رشوت نہ ہو، بلکہ کچھ اور مقصود ہو، تو اس کی وضاحت مطلوب ہوگی جس کے بعد ہی متعین جواب دیا جاسکے گا۔

رشوت کی تعریف کرتے ہوئے، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: "الرشوۃ بالکسر: مایعطیہ الشخص الحاکم وغیرہ لیحکم لہ اویحملہ مایرید" ترجمہ: رشوت (راء کے زیر کے ساتھ) یہ ہے کہ کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو کچھ دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کر دے یا حاکم کو اپنی چاہت پورا کرنے پر ابھارے۔ (ردالمحتار، جلد 8، کتاب القضاء، صفحہ 42، دارالمعرفۃ، بیروت)

اپنا کام بنانے کے لئے جو کچھ دیا جائے وہ رشوت ہے، جیساکہ امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں (رشوت کی تعریف یہ ہے کہ) جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے رشوت ہے۔ **یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 597، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

رشوت دینے اور لینے والے دونوں شخصوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی، چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی۔ (سنن ابی داؤد، باب فی کراھیۃ الرشوۃ، صفحہ 763، رقم الحدیث: 3580، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

جس نوکری میں کوئی ناجائز کام نہ کرنا پڑے، وہ نوکری شرعاً جائز ہے، چنانچہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "اگر ان کاموں کو دیانت وامانت سے انجام دے۔۔۔ اور کوئی ناجائز کام اُسے کرنا نہ ہو، تو یہ نوکری جائز ہے"۔ (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 498، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جائز کام سے حاصل ہونے والی اجرت حلال ہے، اگرچہ اس کا سبب حرام ہو، چنانچہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "بہر حال نفسِ اجرت کہ کسی فعلِ حرام کے مقابل (عوض میں) نہ ہو، حرام نہیں، یہی معنی ہیں اس قولِ حنفیہ کے کہ: "یطیب الاجروان کان السبب حراما کما فی الاشباہ و غیرھا" یعنی اجرت طیب ہوگی، اگرچہ سبب حرام ہے، جیسا کہ الاشباہ و غیرہ میں ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-763

تاریخ اجراء: 28 ذی القعدۃ الحرام 1446ھ/26 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net